حفظ الایمان

مع

بسط البنان و تغییر العنوان

(مصنفہ)

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب

(ناشر)

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی ۱

حفظ الایمان، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند، صفحہ ۸ کا عکس

آئندہ صفحات میں مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب "حفظ الایمان" کے صفحہ ۸ کا فوٹو ہے، جس میں انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب بالواسطہ کل ہوگا یا بعض، کل تو عقلاً محال ہے اور اگر بعض ہے تو ایسا علم ہر صبی (بچے)، مجنون (پاگل)، حیوانات اور بہائم (چوپایوں) کو بھی حاصل ہے، اس میں حضور علیہ السلام ہی کی کیا تخصیص ہے؟"

ظاہر ہے کہ جب کل علم محال ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بعض علم کا ثابت ہونا تسلیم ہے، مگر سوال یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بعض علوم مان کر ان علوم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پاگلوں، بچوں، حیوانوں اور چوپایوں کے ساتھ تشبیہ دینا کس مسلمان کو برداشت ہو سکتا ہے۔

جبکہ کوئی غیرت مند انسان اپنے باپ جیسے بزرگوں کے لیے مادی جسم کے لحاظ سے بھی حیوانوں اور چوپایوں کے ساتھ تشبیہ کو گوارا نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ان کے روحانی کمال میں یہ تشبیہ گوارا کر لی جائے۔

جبکہ عرف اور محاورہ میں کسی معزز شخصیت کو حقیر چیزوں کے ساتھ اشتراک کے طور پر ذکر کرنا معزز شخصیت کی توہین قرار پاتی ہے۔ چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مجلس میں جب یہ ذکر ہوا کہ نمازی کے آگے سے کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا،

"تم نے ہمیں (عورتوں کو) کتے اور گدھے کے مشابہ کر دیا، تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے مساوی کر دیا"۔ (مسلم شریف صـ ۲۱۸ جلد ۱)

اس واقعہ میں صرف جنس عورت کا ذکر کتے اور گدھے کے ساتھ کیا گیا ہے، جبکہ کسی معزز شخصیت کا ذکر تو کیا کسی شخص کا بھی ذکر نہیں ہے، مگر باوجود اس کے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس انداز بیان کو عورتوں کی توہین قرار دیا۔

تابش قصوری

یہاں خاصیت دلیل جواز نہیں ۔ فافہم ولا تزل واللہ اعلم فقط

جواب سوال سوم ۔ مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ اور ولو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی وامتی و ربی کہنے سے نہی ۔ اسی وجہ سے وارد ہے اس لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کرکے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ)، تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کرسکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمام تر بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہوسکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بیشمار ہیں خود قرآن مجید میں آیۃ

تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنیٰ مالک اور معبود بمعنیٰ مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویلِ خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں۔ پس اگر اپنے ذہن میں معنیٰ ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ، عالم الغیب نہیں۔ (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے؟ اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمام تر بے ہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شریعت کیا ہوئی بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنالیا جب چاہا مٹادیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبویہ سے کب ہو سکتا ہے۔ اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا